دارالافتاء جامعہ طہ

کتاب: الحظر والاباحت	باب: ما یتعلق بالاعیاد والایام	عنوان: کیا شب برات کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟
فتویٰ نمبر: 1204	تاریخ: 30:04:2018	نوعیت: بحسب الترتیب
مستفتی: کامران احمد	مجیب: مفتی حماد فضل	تصدیق و تصحیح: مفتی زکریا جامعہ اشرفیہ لاہور

سوال:۔

1:۔ کیا شب برات کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟

2:۔ اس رات کیا عبادت کرنے کے لئے مسجد میں اکٹھا کرنا، اس کے لئے اشتہار بنانا درست ہے؟ لوگ اس طرح کچھ عبادت کر لیتے ہیں۔ یہ بات ملحوظ رہے کہ اکٹھا اجتماعی عبادت کے لئے نہیں کیا جا رہا بلکہ انفرادی نفلی اعمال کے لئے اکٹھا کیا جائے۔ کہ جو آنا چاہے وہ یہاں آ کر عبادت کر لے۔

3:۔ اس رات میں کیا کرنا چاہئے.

4:۔ پندرہ شعبان کے روزے کا کیا حکم ہے۔

5:۔ کیا یہ درست ہے کہ اس رات بعض گناہوں کی وجہ سے انسان محروم رہ جاتا ہے اور وہ کون سے گناہ ہیں۔

الجواب باسم ملهم الصواب حامدا ومصليا

شب برات کا تذکرہ راجح قول کے مطابق، قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اس کا ثبوت احادیث مبارکہ سے ہے۔ البتہ یہ تمام روایات کمزور اور ضعیف ہیں۔

ایک ہی بات کئی ضعیف روایات میں ہو تو وہ قابل اعتبار ہو جاتی ہیں۔ نیز ضعیف حدیث پر اس وقت عمل درست نہیں ہوتا جب اس کے بالمقابل صحیح درجہ کی حدیث ہو۔ اگر بات کے بارے میں صرف ضعیف حدیث ہی ہو کوئی صحیح روایت نہ ہو تو اس سے مستحب درجے کا حکم فضائل میں ثابت ہو سکتا ہے جیسے صلوۃ التسبیح پڑھنا مستحب ہے اور محدثین اور فقہا کا عمل بھی ہے حالانکہ اس کی تمام روایات ضعیف ہیں۔ اس لئے اس رات کو عبادت میں گزارنا مستحب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہا کرام نے اس رات کی عبادت کو مستحب لکھا ہے۔

(نور الایضاح مع طحطاوی ص325)

وندب احياء ليلة النصف من شعبان

(جاری ہے۔۔۔)

(البحر الرائق جلد2ص24)

ومن المندوبات احیاء لیالی العشر من رمضان ولیلتی العیدین ولیالی عشر ذی الحجه ولیلة النصف من شعبان کما وردت به الاحادیث

جن روایات میں شب برات کا تذکرہ ہے، ان میں سے چند ذکر کی جارہی ہیں۔

1۔ عن معاذ بن جبل رضی الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: "يطلع الله إلى خلقه ليلة النصف شعبان فيغفر لجميع خلقه إلا مشرك أو مشاحن."

اللہ تعالی شب برات میں اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتے ہیں اور سوائے مشرک اور کینہ پرور کے سب کی مغفرت فرماتے ہیں۔

(أخرجه ابن حبّان في صحيحه (ج:12، ص:481)

(والطبراني في المعجم الكبير (ج:2، ص:108)

(وفي المعجم الأوسط (ج:7، ص:397)

(والبيهقي في شعب الايمان (ج:7، ص:415)

(وأبو نعيم في الحلية (ج:5، ص:191)

سألت أبي عن حديث رواه أبو خليد للقاري عن الأوزاعي عن مكحول وعن ابن ثوبان عن أبيه عن مكحول عن مالك بن يخامر عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يطلع الله تبارك وتعالى ليلة النصف من شعبان الى خلقه."

2۔ عن يحيى بن أبي كثير عن عروة بن الزبير عن عائشة مرفوعاً بلفظ: فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فإذا هو بالبقيع رافع رأسه الى السماء فقال: أكنت تخافين أن يحيف الله عليك ورسوله؟ قلت: ما ذلك يا رسول الله! ولكني ظننت أنك أتيت بعض نسائك. قال: "ان الله عزوجل ينزل ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا، فيغفر لأكثر من عدد شعر غنم كلب."

• حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور علیہ السلام کو بستر پر نہ پایا اور میں آپ کی تلاش میں نکلی تو میں نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام بقیع میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کھڑے تھے اور فرمایا کہ اے عائشہ! آج اللہ تعالی بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔

(أخرجه الترمذي في سننه (ج:3، ص:116)

(وابن ماجة في سننه (ج:1، ص:444).

(جاری ہے۔۔۔)

(وابن أبي شيبة في المصنف (ج:6، ص:109)

(وابن الجوزي في العلل المتناهية (ج:2، ص:66)

3. من طريق عبدالله بن لهيعة قال: حدثنا حيي بن عبدالله عن أبي عبدالرحمن الحبلي عن عبدالله بن عمرو مرفوعاً بلفظ: "يطلع الله عزوجل الى خلقه ليلة النصف من شعبان فيغفر لعباده الا لاثنين: مشاحن وقاتل نفس."

• حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ رب العزت اس رات میں تمام مخلوق کی مغفرت فرماتے ہیں سوائے خودکشی کرنے والے اور کینہ پرور کے

(أخرجه احمد في المسند (ج:6، ص:197)

وهذا سنده ضعيف جداً

4. من طرق عن عبدالله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن عبدالملك بن عبدالملك عن المصعب بن أبي الذئب عن القاسم بن محمد عن عمه أو عن أبيه عن أبي بكر مرفوعاً بلفظ: "ينزل الله جل ثناؤه ليلة النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر لكل نفس الا أنسان في قلبه شحناء أو مشركاً بالله."

• حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی اس رات میں سب کی مغفرت فرماتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

(خرجه ابن عدي في الكامل (ج:6، ص:535)

(وابن الجوزي في العلل المتناهية (ج:2، ص:66)

(والبيهقي في شعب الايمان (ج:7، ص:412)

(والبغوي في شرح السنة (ج:4، ص:127)

(وفي التفسير (ج:7، ص:227)

(والبزار في المسند (ج:1، ص:207)

2۔ اس رات میں عبادت کے لئے مسجد میں جمع کرنا سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔ اور خاص اس رات کی انفرادی نفلی عبادت کے لئے مسجد یا کسی خاص جگہ میں جمع کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس لئے اس کی تشہیر بھی درست نہیں۔

"ویکرہ الاجتماع علی أحیاء لیلة من ھذہ اللیالی فی المساجد" فضیلت کی راتوں میں شب بیداری کے لیے مساجد میں اجتماع مکروہ ہے۔

(جاری ہے۔۔۔)
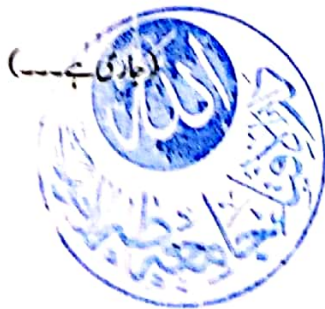
(البحر الرائق ج2 ص52-)

(نور الایضاح مع شرح حاشیہ طحطاوی، ص326)

"ویکرہ الاجتماع علی أحیاء لیلۃ من ھذہ اللیالی المتقدم ذکرھا (فی المساجد) وغیرھا لأنہ لم یفعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا أصحابہ" فضیلت کی راتوں میں شب بیداری کے لیے اجتماع کرنا چاہے مسجدوں میں ہو یا کہیں اور بہر صورت مکروہ ہے کیونکہ اس طرح نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور نہ آپ کے صحابہ نے،

خواجہ نظام الدین رحمہ اللہ کا ارشاد، جو کہ صوفیاء میں سے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں۔

"قیام شب افتادہ بود و طائفہ کہ در مسجد قیام کنند بندہ عرضداشت کرد کہ اگر در خانہ خود قیام کنند چگونہ باشد؟ فرمود کہ در خانہ خود یک سپارہ بخواند بہتر کہ در مسجد ختم کنند"

شب براءت میں قیام اور قرآن خوانی کے متعلق بات چل رہی تھی اور ان لوگوں کا بھی تذکرہ تھا جو اس شب میں مسجد میں قیام کرتے ہیں بندہ نے عرض کیا کہ اگر لوگ گھروں میں قیام کریں تو کیسا ہے؟ فرمایا کوئی اپنے گھر میں صرف ایک سپارہ پڑھے یہ اس کے لیے مسجد میں پورا قرآن ختم کرنے سے بہتر ہے"

3۔اس رات میں سہولت کے ساتھ تلاوت، انفرادی نوافل، ذکر، درود شریف پڑھے، خاص طور پر توبہ واستغفار کرے۔ عشا اور فجر کو جماعت سے خاص طور پر ادا کرے تاکہ ساری رات عبادت کا ثواب مل جائے۔ چاہے تو صلاۃ التسبیح پڑھ لے مگر صلاۃ التسبیح کو اس رات کے ساتھ خاص نہ سمجھے۔

ذیل میں دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی، حضرت مفتی سعید احمد پالنپوری دامت برکاتھم کے الفاظ اس رات کے حوالے سے نقل کر رہا ہوں۔

(علمی خطبات جلد:2 ص247)

"اس رات میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ جتنی توفیق دیں، اتنی گھر میں انفرادی عبادتیں کرنا، مگر ہم نے اس رات کو ہنگاموں کی رات بنادیا ہے، مسجدوں اور قبرستانوں میں جمع ہوتے ہیں، کھاتے پیتے اور شور کرتے ہیں، یہ سب غلط ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں، اس رات میں نفلیں پڑھنی چاہئیں، اور پوری رات پڑھنی ضروری نہیں، جتنی اللہ تعالی توفیق دیں گھر میں پڑھے، یہ انفرادی عمل ہے، اجتماعی عمل نہیں۔ اگلے دن روزہ رکھے، یہ روزہ مستحب ہے۔

اس رات میں اپنے لئے، اپنے مرحومین کے لئے، اور پوری امت کے لئے مغفرت کی دعا کرے، اس کے لئے قبرستان جانا ضروری نہیں، اس رات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان ضرور گئے ہیں، مگر چپکے سے گئے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اتفاقاً پتہ چل گیا تھا، نیز حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں قبرستان جانے کا کوئی حکم بھی نہیں دیا، اس لئے ہمارے یہاں جو تماشے ہوتے ہیں، وہ سب غلط ہیں۔

(جاری ہے۔۔۔)

جن دو شخصوں کے درمیان لڑائی جھگڑا اور اختلاف ہو، وہ اس رات میں صلح صفائی کر لیں، اگر صلح صفائی نہیں کریں گے، تو بخشش نہیں ہو گی۔

یہ چار کام اس رات میں ضعیف حدیث سے ثابت ہیں، اور ضعیف کا لحاظ اس وقت نہیں ہوتا جب سامنے صحیح حدیث ہو، صحیح حدیث کے مقابلے میں ضعیف حدیث کو نہیں لیا جاتا، لیکن اگر کسی مسئلہ میں ضعیف حدیث ہی ہو، اس کے مقابلے میں صحیح حدیث نہ ہو، تو ضعیف حدیث لی جاتی ہے،

4۔ پندرہ شعبان کے روزے کے بارے میں ایک روایت ہے جس کو بعض محدثین نے موضوع شمار کیا اور بعض نے ضعیف اور بعض نے بہت ضعیف شمار کیا ہے۔ جن کے نزدیک ضعیف یا بہت ضعیف ہے، انکے مطابق یہ روزہ مستحب ہے اور جن کے مطابق حدیث قابل اعتبار نہیں ان کے مطابق روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

عن أبي بكر بن عبد الله بن محمد بن أبي سبرة عن إبراهيم بن محمد عن معاوية بن عبد الله بن جعفر عن أبيه عن علي بن أبي طالب مرفوعاً بلفظ: "إذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فإن الله ينزل فيها لغروب الشمس إلى سماء الدنيا، فيقول ألا من مستغفر لي فأغفر له؟ ألا من مسترزق فأرزقه، ألا من مبتلى فأعافيه، ألا كذا ألا كذا، حتى يطلع الفجر."

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب پندرہ شعبان کی رات ہو تو رات کو عبادت کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ اللہ رب العزت مغرب کے وقت آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں.... الی آخرہ.

(أخرجه ابن ماجة في سننه (ج:1، ص:444)

(وابن بشران في الأمالي (ص:306)

(والبيهقي في شعب الايمان (ج:7، ص:407)

(وفي فضائل الأوقات (ص:122)

(والمزي في تهذيب الكمال (ج:33، ص:107)

(وعبد الغني المقدسي في الترغيب في الدعاء (ص:38)

(والديلمي في الفردوس (ج:1، ص:259)

اس روایت میں راوی ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن أبي سبرة کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے لکھا ہے کہ یہ جھوٹی حدیث گھڑتا ہے

اور امام بخاری اور ابن مدینی نے منکر الحدیث کہا- قال عنه أحمد: ليس بشيء، كان يضع الحديث ويكذب.

(جاری ہے۔۔۔)

وقال البخاري وابن المديني : منكر الحديث.

وقال النسائي: متـــروك الحديث

وقال ابن حجر: رموه بالوضع.

دوسرے راوی إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى أبو إسحاق الأسلمي هيں ان كو ابن حبان ، ابو حاتم ،
یحیی بن سعید القطان اور یحیٰ ابن معین نے جھوٹا لکھا ہے

وقال البخاري: قدري جهمي تركه ابن المبارك والناس.

انظر التاريخ الكبير للبخاري (ج:8، ص:9)

وتهذيب الكمال للمزي (ج:33، ص:12)

والمعرفة والتاريخ للفسوي (ج:3، ص:4)

وتاريخ بغداد للخطيب (ج:14، ص:370)

والمجروحين لابن حبان (ج:3، ص:147)

وميزان الاعتدال للذهبي (ج:4، ص:503)

والكاشف له (ج:3، ص:275)

ولسان الميزان لابن حجر (ج:7، ص:455)

والتهذيب له (ج:6، ص:294)

• قلت: وأعله البوصيري في مصباح الزجاجة (ج:1، ص:446)

اس کا آسان طریق یہ ہے کہ چونکہ احادیث میں شعبان کے روزے کے بارے میں بھی فضائل آئے ہیں. اور ایام بیض کے روزوں کی فضیلت بھی ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ پندرہ شعبان کا روزہ سنت سمجھ کر مت رکھے بلکہ شعبان یا ایام بیض کا روزہ سمجھ کر رکھ لے۔ اور اگر کوئی مستحب سمجھ کر بھی رکھے تو گنجائش ہے۔

5۔ اس رات کے حوالے سے احادیث میں درج ذیل لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ محروم رہ جاتے ہیں۔ اللہ ہمیں ان میں سے نہ کرے. وہ افراد یہ ہیں۔

(جاری ہے۔۔۔)
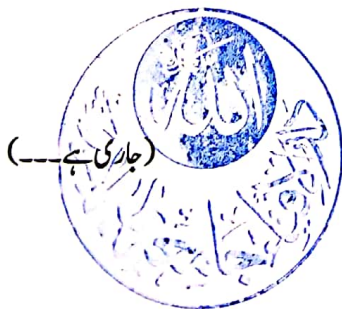
مشرکین، کینہ ور، رشتے ناطے توڑنے والا، ازار ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا، ماں باپ کا نافرمان اور شراب پینے والا اور ناحق قتل کرنے والا۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد حماد فضل

نائب مفتی دار الافتا **جامعہ طٰہٰ**

الجواب صحیح

مفتی زکریا مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

14 شعبان 1440۔30 اپریل 2018

فتویٰ نمبر: 1204

تاریخ: 30-4-2018

جامعہ طٰہٰ